السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کی طرف سے قربانی کرنا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کی طرف سے قربانی کے جواز والی روایت ابوالحسناء راوی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے جیسا کہ راقم الحروف کی تحقیق ماہنامہ شہادت میں شائع ہوچکی ہے، تاہم صدقہ کے جواز کے عمومی دلائل کی رو سے میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ یہ قربانی صدقہ ہوگی لہٰذا اس کا سارا گوشت غریبوں میں تقسیم کردینا چاہیے۔

''شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''احب الی ان یتصدق عنہ ولا یضحی عنہ، وان ضحی فلا یاکل منہا شیئا و یتصدق بہا کلہا

میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ میت کی طرف سے (مطلقاً) صدقہ کیا جائے اور قربانی نہ کی جائے اور اگر کوئی قربانی کردے تو اس میں سے کچھ بھی نہ کھائے (بلکہ) سارے گوشت کو صدقہ کردے۔ (سنن الترمذی ابواب الاضاحی باب ماجاء فی الاضحیۃ عن المیت ح۱۴۹۵)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص182

محدث فتویٰ